سوال

(236) نماز میں بسم اللہ جہری پڑھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بسم اللہ جہری پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

راجح بات یہ ہے کہ بسم اللہ جہری نہیں پڑھنی چاہیے۔ سنت یہ ہے کہ اسے سراً پڑھا جائے کیونکہ یہ سورۃ الفاتحہ کی آیت نہیں ہے، ([1]) اگر کبھی کبھی اسے جہری پڑھ لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ بعض اہل علم نے کہا ہے کبھی کبھی ضرور جہری پڑھنی چاہیے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ اسے جہراً پڑھتے تھے۔ لیکن جو بات صحیح سند کے ساتھ آپ سے ثابت ہے وہ یہ کہ آپ اسے جہراً نہیں پڑھتے تھے، لہذا زیادہ بہتر یہی ہے کہ اسے جہراً نہ پڑھا جائے۔ اگر ان لوگوں کی تالیف قلب کے لیے جہراً پڑھ لے جن کا مذہب اسے جہراً پڑھنے کا ہے تو امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

---

[1] بسم اللہ، سورۃ الفاتحہ کی آیت ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے۔ راجح بات اس کا سورۃ الفاتحہ کی آیت ہونا معلوم ہوتا ہے (دیکھیے 'الصحیحۃ' حدیث: 1183) تاہم اس سے اس کا جہراً پڑھنا ضروری ثابت نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس کا تعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ہے کہ آپ نے اسے جہراً پڑھا ہے یا سراً؟ زیادہ روایات سری پڑھنے کی ہیں، اس لیے سراً پڑھنا ہی راجح ہوگا۔ (ص، ی)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ272

محدث فتویٰ